۲۰/۱۲/۳۰ھ

۲۳۲/۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) عورتوں کا قبرستان جانا کا شرعی حکم کیا ہے؟

المستفتی: محمد شفیق ستار
حیدرآباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

عورتوں کے قبرستان جانے سے بہت سے علماء وفقہاء کرام منع فرماتے ہیں، اس کے علاوہ بعض علماء نے (بوڑھی) عورتوں کے قبرستان جانے کی چند شرطوں کے ساتھ اجازت دی ہے۔ لہٰذا اگر یہ اندیشہ ہو کہ عورتیں قبرستان جاکر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اعزہ واقرباء کی قبروں پر چلا کر روئیں گی، سینہ کوبی کریں گی، بال نوچیں گی، پردہ کا خیال نہیں رکھیں گی، بزرگوں کی قبروں کا طواف کریں گی، سجدہ کریں گی، ان پر چادریں وغیرہ چڑھا کر شرک وبدعت کی مرتکب ہوں گی تو (بوڑھی) عورتوں کو (بھی) قبرستان جانے سے منع کیا جائے گا

اور اگر (بوڑھی) عورتیں قبرستان پردہ کے ساتھ جائیں اور مذکورہ مفاسد کا ارتکاب نہ کریں اور وہ مرد وعورت کا اختلاط بھی نہ ہو تو جانے کی گنجائش ہے، البتہ اس کے باوجود عورتوں کے قبرستان نہ جانے میں ہی احتیاط ہے، ایصال ثواب اور دعا وغیرہ گھر بیٹھ کر نا بھی ممکن اور درست ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
"لعن زوّارات القبور"

قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح. وقد رأى بعض أهل العلم أن هذا كان قبل أن يرخص النبي صلى الله عليه وسلم في زيارة القبور، فلما رخص دخل في رخصته الرجال والنساء. قال بعضهم: إنما كره زيارة زيارة القبور في النساء لقلة صبرهن وكثرة جزعهن.

(جامع الترمذي: أبواب الجنائز، باب ما جاء في كراهية زيارة القبور للنساء
۲۰۳/۱، سعيد)

(جاری ہے)

(وكذا في اعلاء السنن، كتاب الجنائز، ۸/ ۲۸۰، إدارة القرآن)

(وكذا في مشكوة المصابيح، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ۱/ ۱۵۴، قديمي)

(وكذا في سنن ابن ماجة، ابواب ما جاء في الجنائز، ص ۱۱۲، قديمي)

(وكذا في رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، مطلب في زيارة القبور، ۳/ ۱۷۸، ۱۷۹، دار المعرفة بيروت) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص بالجامعة الفاروقية
۲۰/ ۱۲/ ۱۴۳۰ھ

الجواب صحيح
یوسف افشانی
۲۰/ ۱۲/ ۱۴۳۰ھ

الجواب صحيح
[illegible]
۲۰/ ۱۲/ ۱۴۳۰ھ